ہو چکا ہے لیکن مخالفت کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کر سکتا[1]

اسی سلسلے میں تاریخ سندھ کے مصنف مولانا ابو ظفر ندوی رقمطراز ہیں:

"اور یہ مسلمانوں کی پہلی تصنیف سندھی زبان میں تھی اور ہندوستان میں پہلا ترجمہ بھی یہی تھا"[2]

رسم الخط

رسم الخط کے سلسلے میں ہمیں کوئی حتمی شہادت نہیں ملتی۔ عرب جغرافیہ نویسوں نے سندھی زبان کا تو ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ سندھی زبان یا سندھ یا منصورہ کی دوسری مقامی زبان کے لیے کون سا رسم الخط استعمال ہوتا تھا۔ اس سلسلے میں مشہور عالم ابو ریحان بیرونی کی کتاب الہند میں چند سطریں پائی جاتی ہیں لیکن اس سے کسی صحیح نتیجے پر پہنچنا محال ہے۔ جب تاریخ اس حقیقت کی غمازی کر رہی ہے کہ منصورہ ملتان اور سندھ کے اکثر اضلاع میں عربی اور سندھی مروج تھی تو گمان غالب یہ ہے کہ سندھی کا رسم الخط ابتدائی دور میں بھی عربی رسم الخط ہی ہوگا۔

لباس

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الاصطخری جو چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں ممالک اسلامیہ کی سیاحت کو نکلا تھا اور ابن خرداذبہ سے تقریب قریب ایک صدی بعد کے حالات بیان کرتا ہے۔ بلاد سندھ کے ذکر میں لکھتا ہے کہ:

" شہر منصورہ جسے سندھی میں برہمن آباد کہتے ہیں .... یہاں کے رہنے والے مسلمان ہیں۔ اہل عراق کی مثل لباس پہنتے ہیں ان کی اور اہل مضافات کی زبان عربی اور ہے اور یہی حال شہر ملتان اور نواح ملتان کا ہے کہ وہاں کے لوگ بھی عراق عرب کے باشندوں کا سا لباس یعنی کرتے اور شلواریں یا تہمد استعمال کرتے ہیں۔ ملتان رقبے کے اعتبار سے منصورہ سے نصف اور شہر ارور (الور) کے برابر ہے"[3]

سندھ پر عربی و اسلامی تہذیب کے اثرات

جب عربوں نے سندھ فتح کر لیا تو انہوں نے تین واضح طریقوں سے اسلامی و عربی تہذیب کا اثر سندھ پر ڈالا جو آج تک قائم ہے۔

---

[1] عجائب الہند بزرگ بن شہر یار لیڈن [2] مسلمانان کراچی وسندھ کی تعلیم ص ٣٥٠ بحوالہ تاریخ سندھ [3] حکومت عرب کے اثرات ١٩٠-١٩١